بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان — خطبہ نمبر

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۴ ماہ احسان ۱۳۲۴ھش | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۴ھ | ۴ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف ابھی ہے حضور کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور زکام کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کیلئے دعا کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب کو ڈیرہ وال ضلع امرتسر اور گیانی عباد اللہ صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمان صاحب آف موگا کو چک دھیو ضلع شیخوپورہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

افسوس جناب ملک امیر بخش صاحب لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے پرسوں یہاں بعمر ۸۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کل بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کی بعض جماعتوں کے دورہ کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

خطبہ جمعہ

جماعت اپنی حالت پر غور کرے اور اپنی کوتاہیوں کو دُور کرنے کا فیصلہ کرے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم ماہ احسان ۱۳۲۴ھش مطابق یکم جون ۱۹۴۵ء

مرتبہ: قریشی عبد الکریم صاحب

آیات مسنونہ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ابھی تک

میری بیماری

میں ایسا افاقہ نہیں ہوا۔ کہ میں کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ سکوں۔ بلکہ ابھی تک مرض کا کچھ حصہ باقی ہے۔ آج سے دو ہفتہ پہلے جب میں نے یہاں آ کر خطبہ پڑھا۔ تو گو میں نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تھا لیکن میرے مرض کے بڑھنے میں اس کا دخل تھا۔ اگر میں اس دن لیٹا رہتا۔ تو شاید مرض زیادہ شدت اختیار نہ کرتا۔ خطبہ کے بعد خون کا دباؤ لیا گیا تو ستر نوے تھا۔ یعنی ایک سو تیس کی جگہ نوے اور دونوں کا فرق بجائے چالیس کے بیس جو اس بات کی علامت ہے۔ کہ دل اپنا کام ٹھیک طرح نہیں کر رہا۔ ڈاکٹری مشورہ یہ ہے کہ فوراً پہاڑ پر چلے جانا چاہیئے۔ تا خون کا دباؤ بہتر ہو جائے۔ اور خون کے سرخ ذرات میں ترقی ہو۔ مگر ابھی مشکل یہ ہے کہ مکان زیر تعمیر ہے۔ اس لئے میرا ارادہ ہے کہ فی الحال دو تین دن کے لئے ہو آؤں۔ پھر مکان کی تکمیل کے بعد ڈلہوزی لمبے عرصہ کے لئے جلد جاؤں یا جس طرح خدا تعالیٰ چاہے)

آج میں خصوصیت سے اس غرض کے لئے جمعہ پر آیا ہوں۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ ایک طرف تو ہمارے لئے

کام کے دروازے کھل رہے ہیں

اور اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر رہا ہے۔ کہ جن سامانوں کی موجودگی میں ہمیں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کی سہولتیں میسر آنے کے امکانات ہیں۔ لیکن دوسری طرف مجھے یہ بھی نظر آ رہا ہے۔ کہ جماعت میں نہ معلوم ان سہولتوں کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے یا نہ معلوم ایک لمبے عرصہ کی قربانی کی وجہ سے کسی قدر سستی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اس موقعہ پر جبکہ

روحانی جنگ

شروع ہونے والی تھی۔ ہمارے حوصلے آگے سے زیادہ بڑھ جاتے۔ اور ہماری قربانیاں آگے سے زیادہ ترقی کر جاتیں۔ ہمارا جوش آگے سے بہت اونچا چلا جاتا۔ ہمارے لئے وہ اطمینان اور سکون جو غافلوں اور جاہلوں کو حاصل ہوتا ہے ناممکن ہو جاتا۔ اور جیسے کام کرنے والوں کے دلوں میں ایک بے کلی سی پائی جاتی ہے۔ وہ حالت ہماری ہو جاتی جماعت میں ایک رنگ میں

سستی کے آثار

پائے جاتے ہیں۔ جیسے بخار دیکھنے کے لئے تھرمامیٹر ہوتا ہے۔ اور تھرمامیٹر سے پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ انسانی خون کے دوران میں کتنی تیزی یا کمی ہے۔ اسی طرح

جماعت کے قلوب کی حالت کا اندازہ

اس کے چندوں کی ادائیگی سے لگایا جاتا ہے تحریک جدید کے گزشتہ سالوں کے حالات اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ بالعموم مئی کے آخر تک ۶۰-۶۵ بلکہ ستر فیصدی تک رقوم وصول ہو جایا کرتی تھیں۔ لیکن اس دفعہ بجائے ۶۰-۶۵ یا ۷۰ فیصدی کے

مشکل ۴۰ فیصدی چندہ

اس وقت تک ادا ہوا ہے۔ حالانکہ چھ مہینے گزر چکے ہیں۔ اور زیادہ تر چھ مہینوں میں ہی رقمیں زیادہ آیا کرتی ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جلدی چندہ دینے والے وہی ہوتے ہیں۔ جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ اور جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ وہی قربانی زیادہ کیا کرتے ہیں اور جو قربانی زیادہ کرتے ہیں۔ وہی وقت پر اپنے فرائض کو ادا کیا کرتے ہیں۔ تو پہلے چھ مہینوں میں چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ ہماری جماعت میں سابق رہنے والوں کی خواہش کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی طرح پہلے چھ مہینوں میں

ادا شدہ رقوم

بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ جن کے اندر اخلاص ہوتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم قلیل سے قلیل عرصہ میں ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں لیکن اس سال بجائے اس کے کہ اس نئے دور میں ایک نئی زندگی پائی جاتی۔ بجائے اس کے کہ اب جبکہ

عملی تبلیغ کا دروازہ کھل رہا ہے

اور جبکہ کچھ مبلغ بیرون ہند میں جا بھی چکے ہیں۔ اور دوسرے پاسپورٹ لینے کی فکر میں ہیں۔ اور جلد ہی غیر ممالک میں چلے جائیں گے۔ اور اس طرح تبلیغی اخراجات کا بوجھ پہلے سے کئی گنے زیادہ ہو جائیگا۔ ہماری جماعت بجائے اس کے کہ ۶۰-۶۵ فیصدی کو ۷۰-۸۰ فی صدی بنا دیتی۔ اس سال ابھی تک صرف ۴۰ فیصدی رقوم اس نے ادا کی ہیں۔ اور چونکہ عام طور پر پیچھے رہ جانے والے رستہ ہی کمزور ہوتے ہیں۔ یا ان کے ذرائع کمزور ہوتے ہیں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

اگر اسی اندازہ کے مطابق جس طرح پہلے رقوم وصول ہوتی تھیں۔ اندازہ لگایا جائے تو اس کے معنی یہ ہونگے۔ کہ اس سال بجائے ۱۰۰ فیصدی وصول ہونے کے ۶۰ ۷۵ فیصدی چندہ وصول ہوگا۔ اسی طرح

قرآن شریف کے چندہ کے متعلق

بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت پورے جوش کے ساتھ کام نہیں کر رہی۔ جہاں تک چندہ لکھوانے کا سوال تھا۔ یہ چندہ مطلوبہ رقم سے زیادہ آ گیا ہے۔ یعنی بجائے دو لاکھ کے دو لاکھ پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ وعدے خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہوئے ہیں۔ کیونکہ اسی عرصہ میں

یورپین تبلیغ

جس کے ساتھ قرآن شریف کے تراجم کا زیادہ تر تعلق ہے وسیع ہو گئی ہے۔ اور اس کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ضرورت تھی کہ ہم انگلستان میں اپنے دار التبلیغ کو بڑھاتے۔ چنانچہ اس کے لئے ہمیں اکتیس ہزار روپے میں ایک مکان مسجد کے پاس ہی مل گیا ہے جس کی مرمت پر نو دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اس طرح چالیس ہزار روپے کا ایک اور خرچ تبلیغ یورپ کے لئے پیدا ہو گیا ہے۔ پس یہ وعدے جو زیادہ ہوئے

خدا تعالیٰ کی حکمت

کے ماتحت ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔ جو قریب عرصہ میں تبلیغ اور اس کی وسعت کے لئے پیدا ہونے والی ہیں۔ جہاں تک وصولی کا سوال ہے۔ یہ چندہ بھی آٹھ مہینے کے اندر اتنا وصول نہیں ہوا۔ جتنا وصول ہو جانا چاہئے تھا۔ اس وقت تک اس چندہ میں سے صرف ساٹھ فیصدی وصول ہوا ہے۔ ابھی تین مہینے باقی ہیں۔ اور اس عرصہ میں چالیس فیصدی چندہ وصول ہونا ضروری ہے۔ پس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے وعدے جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کرے

تحریک جدید دفتر دوم کے وعدے

بھی بہت کم ہیں۔ ہمارے خرچ کا سالانہ اندازہ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا تھا۔ تین لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن تحریک جدید دفتر دوم کے وعدے اس وقت تک پچاس ہزار ہوئے ہیں۔ گویا ہماری آئندہ نسل بجائے سارا بوجھ اٹھانے کے صرف ۱/۶ حصہ اٹھانے کے قابل ہو سکی ہے۔ اس کے متعلق بھی میں جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ جو لوگ پہلے دور میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کو اپنی اپنی جگہ پر دو تحریک کریں۔ میں نے اس کی میعاد تو بڑھا دی ہے۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو میعاد اور بھی بڑھا دی جائیگی۔ کیونکہ سال دو سال کے اندر ہمیں اس تعداد کو اتنا بڑھا دینا چاہئے۔ کہ پہلے انیس سالہ دور کے خاتمہ پر نئی پود اس بوجھ کو پوری طرح اٹھا سکے۔ اگر

ہماری جماعت کی ترقی

اولاد کی وسعت کے لحاظ سے اگر ہماری جماعت کی ترقی بیکاروں کے کام پر لگ جانے کے لحاظ سے۔ اور اگر ہماری جماعت کی ترقی تبلیغ کی وسعت کے لحاظ سے۔ اتنی نہیں ہوتی۔ کہ ہر ۱۹ سال کے بعد ہم کو ایک نیا دور جاری کرنے کے لئے اتنی جماعت مہیا ہو سکے۔ جو اپنی قربانی سے اس دور کے اخراجات کو اٹھا سکے۔ تو یقیناً یہ بات ہماری کمزوری پر دلالت کرنے والی۔ اور ہماری کامیابی کو پیچھے ڈالنے والی ہوگی۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے ہم آئندہ نسل اور آئندہ آنے والے نئے احمدیوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ایک جماعت

پانچ ہزاری فوج

کی ہر دور میں کھڑی کرتے رہیں۔ جو پہلے دور کے بعد دوسرے دور کے بوجھ کو اٹھانے والی ہو۔ اور دوسرے دور کے بعد تیسرے دور کے بوجھ کو اٹھانے والی ہو۔ اور تیسرے دور کے بعد چوتھے دور کے بوجھ کو اٹھانے والی ہو۔ کیونکہ تبلیغ ایسا کام نہیں جو ایک دو دن میں ختم ہو جانے والا ہو۔ میں نے بارہا جماعت کو بتایا ہے۔ کہ کوئی قوم قربانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ قربانی کب ختم ہونے والی ہے دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری قوم کو مارنے کا فیصلہ کس دن کریگا جو شخص قربانی کے متعلق یہ امید رکھتا ہے کہ وہ ختم ہو جائیگی یا ختم ہو جانی چاہئے وہ دشمن ہے اپنا۔ وہ دشمن ہے اپنے خاندان کا۔ وہ دشمن ہے اپنی قوم کا۔ کیونکہ قربانی قوموں کی زندگی کا معیار ہے۔ اور جس دن کسی قوم میں سے قربانی مٹ جاتی ہے اسی دن اس دنیا سے اس قوم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ گو اس قوم کے وجود اس دنیا میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ بیکار وجود ہوتے ہیں۔ غلام اور محکوم اور ذلیل اور ناکام وجود اگر دنیا میں آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔ تو یہ ان کیلئے انعام نہیں ہوتا بلکہ ایک سزا ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے بہتر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو زندہ دفن کر دیں۔ اور مٹ جائیں۔ کیونکہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہوتی ہے۔ سلطان حیدر الدین ٹیپو ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک مشہور بادشاہ گزرے ہیں جس وقت انگریزوں سے انکی جنگ ہوئی

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہئے جو دیار حبیب میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۱۰۰ غرباء کے لئے ادا کریں امید ہے کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔ والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

اور اس جنگ میں آخری موقعہ پر انہیں شکست ہوئی۔ تو ان کے متعلق ایک عجیب واقعہ تاریخوں میں آتا ہے۔ جو انسان کے دل پر اثر ڈالنے والا ہے۔ اور انسان کی

شرافت کے معیار کی حقیقت

کو ظاہر کرنے والا ہے جس وقت بعض غداروں نے انگریزوں سے روپیہ لے کر قلعہ کے بعض دروازے کھول دیئے۔ اس وقت سلطان حیدالدین ایک خندق میں کھڑے ہوئے اپنی فوج کی کمان کر رہے تھے۔ عین اس وقت جبکہ وہ اپنی فوج کو حملہ کے لئے تیار کر رہے تھے۔ ایک جرنیل دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے کہا بادشاہ سلامت دروازہ کسی غدار نے کھول دیا ہے۔ اور انگریزی فوج قلعہ میں داخل ہوگئی ہے اور عنقریب یہاں پہنچنے والی ہے۔ آپ بھاگ چلیں۔ تا آپ ان کے ہاتھ نہ پڑ جائیں۔ اس وقت سلطان حیدالدین نے جو فقرہ کہا۔ وہ ہر شریف آدمی کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔

سلطان حیدالدین نے کہا

تم مجھے بھاگنے کی تعلیم دیتے ہو۔ تم چاہتے ہو کہ میں بھاگ کر اپنی جان بچالوں۔ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ شیر کی ایک گھنٹے کی زندگی لومڑی کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہوتی ہے۔ میں شیروں کی طرح لڑونگا لومڑیوں کی طرح نہیں بھاگوں گا۔ وہ اسی جگہ مارا گیا۔ اور اس شدت کے ساتھ لڑتا ہوا مرا کہ فصیل کی مختلف جگہوں پر اس کی لاش کے ٹکڑے پڑے ہوئے ملے۔ تو ہر شریف انسان کو

ذلت اور ناکامی کی زندگی

سے موت ہزار درجے بہتر معلوم ہوتی ہے۔ ایک مسلمان کہلانے والا اگر احمدی نہیں تب بھی اگر وہ اپنی سابق عزت و عظمت اور شوکت کو دیکھتے ہوئے اس قربانی کے لئے تیار نہیں۔ جو قوم کو نئی زندگی بخشنے والی ہو۔ تو یقیناً وہ

نہائت ہی بے حیا اور نہائت بے شرم انسان

ہے۔ اور اس کی زندگی سے اس کی موت ہزار درجے بہتر ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کے ذریعہ سے اسلام نے وہ شوکت حاصل کی تھی۔ کہ یہ بڑی بڑی حکومتیں اور طاقتیں جو آج نظر آتی ہیں۔ غلاموں کی طرح ہاتھ باندھے ان کے سامنے کھڑی رہتی تھیں۔ لیکن آج مسلمانوں کی اولاد یورپین لوگوں کی جوتیوں کی مار کھانے پر بھی اُف نہیں کر سکتی۔ اور کوئی احتجاج نہیں کر سکتی اس حالت کو دیکھنے کے بعد اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دنیا میں نہ آئے ہوتے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نئی امیدیں اور نئی ترقی کی راہیں دکھلا گئے ہوتے۔ تب بھی میں سمجھتا ہوں۔

ایک غیرت مند انسان

جب تک ان حالات کو بدل نہ لیتا۔ ایک منٹ کے لئے بھی آرام نہ کر سکتا۔ مگر اب تو ہماری ذمہ واریاں بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ ایک طرف ہمارے اسلاف کے کارناموں کے متعلق ہماری غیرت مطالبہ کرتی ہے۔ اور دوسری طرف ہمارے خدا کی آواز ہم سے مطالبہ کرتی ہے۔ گویا دو رسیاں ہیں جو ہمیں آگے کی طرف کھینچ رہی ہیں۔ ہمارے اسلاف بھی پکارتے ہیں۔ کہ کوئی ہماری ذلت اور بدنامی کے دھبے دھوئے۔ اور ہمارا خدا بھی بلاتا ہے۔ کہ

آؤ اور دین کی خدمت کر کے انعام پاؤ

اگر ان کششوں کے باوجود ہمارے اندر قربانی کی رُوح پیدا نہیں ہوتی۔ اگر ان دو کششوں کے باوجود ہمارے قدم آگے نہیں اٹھتے۔ اگر ان دو کششوں کے باوجود ہم اپنی موت کو شیریں خیال نہیں کرتے۔ اور اپنی موت کو سب سے میٹھا پھل نہیں سمجھتے۔ تو یقیناً ہم اس دنیا میں اور اگلے جہان میں رہنے کے قابل نہیں۔ اور ذلت و رسوائی ہی ہماری حقیقی جزا کہلا سکتی ہے۔ پس چاہیئے کہ جماعت اپنی حالت پر غور کرے اور اپنی کوتاہیوں کو دُور کرنے کا فیصلہ کرے۔

اب زمانہ خاموشی کا نہیں

اب زمانہ ٹھہرنے کا نہیں۔ جو شخص کھڑا ہوگا وہ مارا جائیگا۔ اور تباہ اور برباد کر دیا جائیگا۔ یہ زمانہ ایسا ہے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں کو

پل صراط پر چلنا

پڑیگا۔ ان کے دائیں بھی جہنم ہوگا۔ اور ان کے بائیں بھی جہنم ہوگا۔ وہ ذرا ادھر ادھر ہونگے تو تباہ ہو جائینگے یہی ہماری حالت ہے۔ اگر ہم اپنے قدموں کو روک کر کھڑے ہو گئے۔ تو گرا ہے۔ دائیں طرف گرینگے۔ تو جہنم ہوگا۔ بائیں طرف گرینگے تو جہنم ہوگا۔

ہمارے لئے ایک ہی راستہ

ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ کہ ہم آفات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سیدھے چلے جائیں اور ہمارے سامنے ہر وقت ہماری منزل مقصود ہو۔ اگر ہم منزلِ مقصود پر پہونچ جاتے ہیں۔ تو وہاں ہمارا سب سے بڑا انعام اللہ وہاں کھڑا ہوگا۔ اور اگر ہم ٹھہرتے ہیں اور گرتے ہیں۔ تو دائیں طرف بھی شیطان کی گود میں گرتے ہیں۔ اور بائیں طرف بھی شیطان کی گود میں گرتے ہیں۔

میں اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں

کہ وہ ہماری جماعت کے دلوں کو تقویت دے۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں موت ان کو سب سے پیاری چیز نظر آنے لگے۔ اور وہ چیزیں جن کے لئے دنیا دوڑتی ہے۔ اور ان کی خواہش رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے وہ انہیں بُری نظر آنے لگیں۔ تاکہ ہمارا اصل بدلہ اور ہماری حقیقی جزا ہمیں اس دنیا میں بھی ملے۔ اور اگلے جہان میں بھی مل جائے۔

دو بیویوں میں عدل نہ کرنا اور بلاوجہ طلاق دینا

مندرجہ بالا عنوان کے تحت نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ۱۱ اپریل کے الفضل میں ایک نوٹ شائع ہوا تھا۔ اُسے پڑھ کر ایک غیر احمدی دوست نے نظارت ہذا کو تحریر فرمایا۔ کہ میرا ایک احمدی دوست ہے۔ اس نے دُوسری شادی کی ہے۔ پہلی بیوی سے اس کا تعلق اچھا نہ تھا۔ شائد بیوی میں غلطی تھی یا خاوند میں۔ یہ خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ میرا دوست جب نکاح پڑھوانے گیا۔ تو لڑکی کے وارثوں نے ایک شرط پیش کی۔ کہ ہمیں ایک تحریر دو۔ کہ میں پہلی بیوی کو طلاق دے دونگا۔ اگر نہ طلاق دوں۔ تو جو سزا خلیفہ صاحب کی طرف سے دی جائے وہ مجھے قبول ہے۔ اور اس کی ایک نقل خلیفہ قادیان کی طرف بھیج دی۔ اور ایک لڑکی والوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ احمدیہ جماعت چونکہ اس زمانہ میں ایک مذہبی جماعت تسلیم کی جاتی ہے۔ اور واقعی اس جماعت میں بڑے بڑے عالم فاضل ہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ کیا نکاح ثانی کے وقت اس قسم کی شرائط جائز ہیں۔ اگر جائز ہیں تو مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار الفضل آپ شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ میرا دوست ہر وقت پریشان خاطر رہتا ہے۔ کیونکہ پہلی بیوی اب ہر طرح اسکے ساتھ رہنے کو آمادہ ہے۔ لیکن وہ اس کاغذ کے ڈر سے جو اسکے دوسرے سسر نے لکھ کر خلیفہ قادیان کی طرف بھجوایا ہے۔ پہلی کو نہیں لاتا۔ اس طرح پہلی بیوی بیچاری کی عمر ضائع ہو رہی ہے۔ اپنے دوست کو اس حالت میں دیکھ کر مجھے سخت تکلیف ہوئی ہے۔ مجھے امید واثق ہے۔ کہ آپ نہائت جلدی اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے یہ خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کیا گیا۔ حضور نے ذیل کا جواب ارشاد فرمایا۔ جو افادہ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے فرمایا:۔

"کیا پہلی بیوی کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور کیا وہ شرائط باطل ہو جائینگی۔ جو شریعت نے نکاح کے وقت لگائی ہیں۔ جب ایک مسلمان نکاح کرتا ہے۔ تو اسلامی قواعد کو ذہن میں بطور شرائط سمجھا جاتا ہے۔ اور ایک عورت جب نکاح کرتی ہے۔ تو ابغض الحلال عند اللہ الطلاق کو مدنظر رکھ کر ایسا کرتی ہے۔ میرے نزدیک اگر خاوند نے بعد میں طلاق نہیں دی۔ تو اسے دھوکا دیکر دوسری شادی کا

تقرر امیر (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بجائے شیخ کرم الٰہی صاحب کے جو پٹیالہ سے جا رہے ہیں مولوی سراج الحق صاحب کو ۳۰ اپریل ۴۷ء تک کے لئے جماعت احمدیہ پٹیالہ کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۲) حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے چوہدری محمد عیسے صاحب کو جماعت احمدیہ کریم پور ضلع جالندھر کے لئے ۳۰ اپریل ۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السّلام کے دوبارہ جی اُٹھنے کا بے بنیاد دعویٰ

حضرت مسیحؑ زندہ ہی قبر میں رہے

گزشتہ مضمون میں میں نے بتایا تھا۔ کہ حضرت مسیحؑ کی خالی قبر اس بات کا ثبوت نہیں ہوسکتی کہ وہ دوبارہ زندہ ہوگئے۔ کیونکہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ وہ مرکر قبر میں داخل ہوئے تھے۔۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کے متعلق حضرت مسیح کا اپنا بیان کیا ہے۔ انجیل متی ۱۲/۳۸ تا ۴۰ میں لکھا ہے۔ "اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دے کر ان سے کہا کہ اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائیگا کیونکہ جیسے یونس نبی تین دن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے پیٹ میں رہیگا۔

ان آیات سے ایک تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام روایات جو انجیل نویسوں نے مبالغہ کے طور پر حضرت مسیحؑ کی طرف منسوب کی ہیں کہ اس نے فلاں فلاں غیر معمولی نشانات اور معجزات دکھائے وہ محض غلط ہیں۔ دوسرے اس میں حضرت مسیحؑ نے ایک نشان فقیہوں اور فریسیوں کے مطالبہ پر پیش کیا ہے۔ جو یونس نبی کے واقعہ سے مشابہ ہے۔ اس میں مشابہت زمانہ کی نہیں۔ کہ جتنا عرصہ یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اتنا عرصہ ہی حضرت مسیحؑ زمین کے پیٹ میں رہینگے۔ کیونکہ محض تین دن اور تین رات زمین میں رہنا یہ کسی مدعی کی سچائی کی علامت نہیں ہوسکتا۔ اور نہ غیر معمولی نشان کہلا سکتا ہے۔ نیز حضرت مسیحؑ اتنا عرصہ قبر میں رہے بھی نہیں۔ جمعہ کی شام کو وہ قبر میں رکھے گئے اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن کی صبح کو وہاں موجود نہ تھے۔ گویا صرف ایک دن اور دو رات وہاں رہے۔ بلکہ اس سے بھی کم۔ پس مشابہت زمانہ کی نہیں بلکہ مشابہت زمین کے پیٹ میں زندہ رہنے میں ہے۔ جس طرح حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے اس صورت میں واقعی یہ ایک زبردست نشان بن جاتا ہے۔ جس طرح حضرت یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ سے زندہ باہر آجانا خدا کی قدرت کا ایک زبردست ثبوت تھا۔ اسی طرح حضرت مسیحؑ کا صلیب پر چڑھ کر زندہ اتر آنا اس کی قدرت کا عظیم الشان کرشمہ ہوا۔

یہی وہ نشان ہے جسے خدا کے انبیاء دنیا میں آکر پیش کرتے ہیں۔ وہ نہایت کمزوری اور بیکسی کی حالت میں اس جہان میں آتے ہیں۔ کوئی دنیاوی طاقت ان کے ساتھ نہیں ہوتی۔ حکومت رعب شوکت دبدبہ سے خالی ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں آکر وہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ خدا ہمارے ساتھ ہے وہی ہمارا حافظ و ناصر ہے۔ دنیا اپنی تمام طاقت وقوت کے ساتھ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور اس بات پر وہ ایسی مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں کہ کوئی طاقت انہیں اس سے ڈگمگا نہیں سکتی۔ دنیاوی حکومتیں ان کے خلاف ہو جائیں طاغوتی لشکروں کو ہر اطراف سے گھیر لیں اپنے بیگانے ہو جائیں۔ لیکن ان کا یقین خدا پر ایسا کامل ہوتا ہے۔ کہ ذرہ بھی نہیں گھبراتے اسی بات کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت مسیحؑ اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں۔ "دیکھو وہ گھڑی آتی ہے۔ بلکہ آپہنچی کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لوگے اور مجھے اکیلا چھوڑ دوگے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں۔ کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے میں نے تم سے یہ باتیں کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو کہ میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ یوحنا ۱۶/۳۲ و ۳۳

ان آیات میں حضرت مسیحؑ نے اس نشان کی تشریح کردی کہ تم سب مجھے چھوڑ دوگے یہودی اپنی تمام کوشش کے ساتھ میرے خلاف برسرپیکار ہونگے۔ دنیاوی اسباب بکلی منقطع ہوتے ہوئے دکھائی دینگے۔ اور میں گویا تمہارے خیال میں دنیا سے ناپید ہوچکا ہونگا لیکن ایسا نہ ہوگا۔ میرا خدا میری مدد کریگا۔ جس نے مجھے اصلاح قوم کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ مجھے ناکام نہیں ماریگا۔ بلکہ یونس نبیؑ کی طرح مجھے موت کے منہ سے نکال لیگا۔ اور میں غالب آؤنگا۔ یہودنا مسعود اپنے اردوں میں ناکام رہینگے۔

اب غور فرمائیے۔ اگر واقعی حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ تو ان کا یہ فرمان کہ "میں دنیا پر غالب آیا ہوں"۔ کس طرح درست ہوسکتا ہے؟ اور یونس نبیؑ کے واقعہ سے مشابہت کیونکر ہوسکتی ہے؟ پس اگر مشابہت اور مماثلت قائم رکھنا چاہتے ہو تو ماننا پڑیگا۔ کہ حضرت مسیح بھی زندہ ہی قبر میں رکھے گئے تھے۔ اور زندہ ہی اس سے باہر آئے۔

اس بات کا ثبوت کہ حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ ذیل کی آیات سے ملتا ہے۔

"تب یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ میں نے اپنی مصیبت میں خداوند کو پکارا اور اس نے میری سنی" (حضرت مسیحؑ نے بھی گتسمنی کے باغ میں رو رو کر دعائیں کیں۔ لکھا ہے۔ "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی"۔ عبرانیوں ۵/۷)

"ہاں میں پاتال کے بطن میں سے چلّایا اور تو نے میری آواز سنی کیونکہ تو ہی نے مجھے گہراؤ میں سمندر کے درمیان ڈالا اور پانی کی دھاروں نے مجھے گھیر لیا اور تیری ساری موجیں اور لہریں مجھ پر سے گذر گئیں۔ (حضرت مسیحؑ کے جسم میں میخیں ٹھونک دی گئیں اور وہ بیہوش ہو گئے) تب میں نے کہا کہ میں تیری نظر سے دور پھینکا گیا (حضرت مسیح نے صلیب پر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی اے مرے خدا اے مرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا دیا) تو بھی تیری مقدس ہیکل کی طرف پھر نظر کرونگا۔ پانیوں نے مجھ کو مری جان تک گھیر لیا اور گہراؤ نے چاروں طرف سے مجھے باندھ کر رکھا ہے۔ اور سمندر کے سوار میرے سر پر لپٹ گئے اور میں پہاڑوں کی جڑھوں تک اتر گیا زمین کے اڑبنگے مجھ پر ہمیشہ کے لئے بند رہتے مگر اے خداوند مرے خدا تو مری جان کو گور میں سے رہائی دیگا"۔ یوناہ باب ۲

ان آیات کو دیکھئے اور پھر حضرت مسیحؑ کے صلیبی واقعات پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہی واقعات جو حضرت یونسؑ کو پیش آئے انہی کے مشابہ حضرت مسیحؑ کو پیش آئے اور جس طرح غیر معمولی طور پر حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے زندہ باہر نکل آئے۔ اسی طرح مسیح قبر سے زندہ نکلے۔

اناجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کے حواری بھی یونس نبیؑ کے مشابہ بیان کردہ نشان سے یہی سمجھتے تھے۔ کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہ ہونگے اور زندہ رہینگے اور مرکر زندہ ہونے کی امید انہیں نہ تھی۔ اور اس کے ثبوت میں یہ پیش کرنا کافی ہے۔ کہ شاگردوں کے خیال میں جب حضرت مسیح فوت ہوگئے تو ان کی امیدیں بالکل ٹوٹ گئیں۔ اور وہ نہایت پژمردہ ہو کر مایوسی کی حالت میں گھروں کو لوٹ آئے اور کسی نے یہ نہ سمجھا۔ کہ اس نے کہا تھا کہ میں تین دن کے بعد زندہ ہوجاؤنگا۔ اگر وہ حضرت مسیح کے بیان سے یہ سمجھتے کہ وہ واقعی زندہ ہوجائیگا۔ تو تیسرے دن تک اس کی انتظار کرتے اور اس کی آمد کی خبر مشہور کرتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ جب تک حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ وہ اس بات کے منتظر رہے کہ شاید کوئی بچاؤ کی صورت ہوجائے۔ لیکن جب ان کے زعم میں وہ فوت ہوگئے اور ان کی بیہوشی کو انہوں نے موت سمجھ لیا تو وہ مایوس ہو کر گھروں کو لوٹ گئے۔ کہ اب زندگی محال ہے۔ اب سب کچھ ختم ہوچکا ہے چنانچہ انجیل یوحنا باب ۲۴ میں حضرت مسیحؑ کے دو حواریوں کی گفتگو لکھی ہے۔ جو انہوں نے اماؤس نامی گاؤں کو جاتے ہوئے کی اور جسے حضرت مسیحؑ نے بھیس بدلے ہوئے سنا۔ اسمیں انہوں نے قطعاً اس کا ذکر نہیں کیا کہ ہمارے مسیح نے کہا تھا کہ میں تیسرے دن جی اٹھونگا صرف عورتوں کی رویا کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ رویا میں فرشتوں نے ان عورتوں سے کہا کہ مسیح زندہ ہے۔ اس وقت حضرت مسیح نے بھی ان سے کہا۔ "اے نادانو اور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سست اعتقادو۔ کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا اور سب نبیوں سے شروع کرکے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھا دیں۔ یعنی حضرت مسیح خود بھی یہ نہیں کہتے کہ میں واقعی مرگیا تھا۔ اور پھر زندہ ہوگیا ہوں بلکہ صرف دکھ اٹھانے کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے انبیائے گذشتہ کے نوشتوں سے اپنے حق میں باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور عہد قدیم کے تمام صحیفے جنکی نسبت عیسائی صاحبان کہتے ہیں کہ ان میں

مسیح کا ذکر ہے ان میں کہیں بھی مسیحؑ کے مر کر جی اٹھنے کا ذکر نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے بچ جانے اور عمر درازپانے کا ذکر ہے۔ مثلاً یوحنا نے زبور ۲۲ کی پیشگوئی حضرت مسیحؑ پر چسپاں کی ہے اور اس میں یہ ذکر ہے۔ کہ "تونے مجھے سانڈوں کے سینگوں میں سے چھڑایا ہے"۔ آیت ۲۱۔

"اس نے نہ تو مصیبت زدہ کی مصیبت کو حقیر جانا نہ اس سے نفرت کی نہ اس سے اپنا منہ چھپایا۔ بلکہ جب اس نے خدا سے فریاد کی تو اس نے سن لی۔" آیت ۲۴

اسی طرح زبور ۳۴ و ۳۵ و ۴۱ ہیں۔

اعمال باب ۸ میں یسعیاہ باب ۵۳ کو مسیح کے لئے پیشگوئی قرار دیا گیا ہے۔ اس میں بھی صاف طور پر مسیح کے بچ جانے اور ان کی درازی عمر کا ذکر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"لیکن خداوند کو پسند آیا۔ کہ اسے کچلے اس نے اسے غمگین کیا۔ جب اس کی جان گناہ کی قربانی کے لئے گذرائی جائے گی۔ تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اس کی عمر دراز ہوگی۔ اور خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔" یسعیاہ ۵۳/۱۰۔

پس اگر یہ پیشگوئی سچی ہے۔ اور مسیح پر چسپاں ہوتی ہے۔ تو اس کے لئے تین باتیں ضروری ہیں۔ (۱) مسیح اپنی نسل کو دیکھیں۔ (واقعہ صلیب تک مسیحؑ کی نسل نہ تھی) (۲) اس کی عمر دراز ہو۔ (مسیح کم عمری یعنی ۳۳ برس کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے) (۳) خداوند کا منشاء ان کے وسیلہ سے پورا ہو۔ یعنی بنی اسرائیل کی ہدایت۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ مسیح صلیب پر فوت ہوگئے۔ تو مسیحؑ کو ناکام اس جہان سے جانا ماننا پڑتا ہے۔ اور خدا کا منشا پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا۔

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے۔ اور وہ میری آواز سنیں گی۔" یوحنا ۱۰/۱۶۔ اور استر کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ

"اخسویرس ہندوستان سے کوش تک ۱۲۷ صوبوں پر سلطنت کرتا تھا۔" استر ۱/۱

"یہودی قوم اس کی مملکت کے سب قوموں کے درمیان پراگندہ اور پھیلی ہوئی تھی۔" استر ۳/۸

اس سے معلوم ہوا۔ کہ ان کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پیچھے لانا بھی حضرت مسیحؑ کا فرض تھا۔ اگر وہ صلیب پر فوت ہو جاتے۔ تو یہ فرض ادا نہیں کر سکتے تھے۔ پس مندرجہ بالا تمام بیان سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح زندہ ہی قبر کے پیٹ میں داخل ہوئے۔ اور زندہ ہی اس سے نکلے۔ آپ صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کے مطابق حضرت مسیح یہودیوں پر غالب آئے۔ نہ کہ عیسائیوں کے بیان کے مطابق یہود نامسعود اور صلیب ان پر غالب آئی۔ نور الجبار

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کی قابل قدر مساعی

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے مبلغ امریکہ کی گذشتہ سال کی مساعی کی رپورٹ حال ہی میں موصول ہوئی ہے۔ امریکہ جیسے وسیع ملک میں لڑائی کی خاص مشکلات اور تنگیٔ اخراجات کی دقتوں کے علاوہ اور بھی مقامی طور پر کئی دقتیں ہیں۔ ان حالات میں صوفی صاحب اکیلے محنت و جانفشانی سے تبلیغ سلسلہ میں مصروف ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حلقہ تبلیغ

امریکہ میں ایک تو گورے لوگ آباد ہیں۔ جو انگلستان جرمنی۔ سپین اور اٹلی وغیرہ ممالک سے وہاں جا کر بس گئے ہیں۔ اور دوسرے افریقی نسل کے کالے لوگ اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ان دونوں قوموں کے معیار اور طرز زندگی اور خیالات وعادات میں بہت فرق ہے۔ اور باہمی تعصب کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے عام طور پر سوشل تعلقات پسند نہیں کرتے۔ لیکن احمدی مبلغ کو تبلیغ اسلام دونوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس لئے مشکلات کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔ پھر ہندوستان۔ ایران۔ عرب۔ شام۔ ترکی اور البانیہ وغیرہ کے مسلمان بھی معقول تعداد میں وہاں موجود ہیں۔ جن کو احمدیت کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

جماعت کی تنظیم و تربیت

تبلیغ کے کام کے علاوہ جماعت کی تربیت اور تنظیم کا کام بھی ہے۔ ہماری جماعت امریکہ کے مختلف شہروں میں پائی جاتی ہے جس کی تنظیم شکاگو۔ کینساس سٹی۔ انڈیاناپولس ڈیٹن۔ کلیولینڈ۔ پٹس برگ اور بالٹی مور کے مراکز کے ذریعہ سے کی گئی ہے۔ ان شہروں میں جماعت کے ہفتہ وار تین چار اجلاس ہو جاتے ہیں۔ جن میں انکو حقیقی اسلامی زندگی اور دوسرے امریکی بھائیوں تک تبلیغ اسلام پہنچانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ صوفی صاحب اپنے سفروں میں حتی المقدور اس کی نگرانی فرماتے اور ضروری تربیتی ہدایات دیتے ہیں کئی شہروں میں دو دو تین تین کی تعداد میں بھی احمدی بستے ہیں۔

تقاریر

جناب صوفی صاحب نے سال گذشتہ میں جماعت کے مراکز کے ذریعہ سے ۲۰۷ تقاریر فرمائیں۔ وہ لیکچر ان کے علاوہ ہیں۔ جو مختلف امریکن کلبوں۔ سوسائیٹیوں اور تنظیموں کے زیر انتظام صوفی صاحب نے دیئے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

۱۔ روٹری کلب گرینڈ ہیون۔ مشی گن۔
۲۔ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی۔ ایونسٹن الینائیس۔ (Allinois)
۳۔ بیلائٹ کالج۔ وسکنسن۔
۴۔ ٹیچرس کالج۔ چارلسٹن۔
۵۔ ٹیچرس کالج شلبی ول۔

تبلیغ اسلام اور امریکن پریس

مندرجہ ذیل امریکن رسائل کے ذریعہ بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام ملک کے مختلف طبقوں میں اس عرصہ میں پہنچتا رہا ہے۔

(۱) گرینڈ ہیون ٹریبیون۔ (۲) گرینڈ ہیون جرنل (۳) چارلسٹن ڈیلی نیوز (۴) شلبی ول گزٹ (۵) البیان۔ واشنگٹن۔ (۶) سپرنگ فیلڈ یونین۔

جماعتی چندے

جماعت کی تنظیم کے سلسلے میں مالی قربانی کی تحریک بھی شامل ہے۔ چنانچہ سال ماقبل کی نسبت سے سال زیر رپورٹ میں اس سلسلہ میں بھی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ تحریک جدید کے سلسلے میں امریکن احمدیوں نے جوش اور اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ کے وعدوں کا مجموعہ قریباً پچپن چھپن فی صدی کی زیادتی کے ساتھ جماعتہائے امریکہ نے پیش کیا ہے۔

ماہِ صیام اور عیدین

جماعتہائے امریکہ کے احمدیوں کی ایک معقول تعداد نہایت التزام اور اخلاص و عقیدت کے ساتھ ماہ رمضان میں روزوں کا اہتمام کرتی ہے۔ اور بعض جگہ پر نماز تراویح اور درس القرآن کا بھی خاص انتظام کیا جاتا ہے۔ عیدین کے موقعہ پر احباب جماعت باقاعدہ جمع ہوتے ہیں اور عید الاضحیہ کے وقت میں کئی جگہ پر ابراہیمی سنت قربانی ادا کی جاتی ہے نماز اور خطبہ کے علاوہ پبلک جلسوں کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

جلسہ ہائے مصلح موعود

پیشگوئی مصلح موعود کے ظہور کی خبر سال گذشتہ میں جماعت امریکہ کے لئے مژدۂ جانفزا تھی۔ صوفی صاحب موصوف نے مختلف جماعتوں میں پہنچکر پیشگوئی کی تفاصیل اور اس کے ظہور پر تقریریں کیں۔ اور جماعتوں نے نہایت ہی ایمان اور اخلاص کا اظہار کیا۔

سفر

جناب صوفی صاحب کو (۱) جماعتوں کے معائنہ اور تنظیم و تربیت (۲) رسالہ مسلم سن رائز (۳) اور تبلیغ و تقاریر کے لئے وقتاً فوقتاً سفر کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ سال زیر رپورٹ میں امریکہ کی پندرہ ریاستوں کے اسّی شہروں کا آپ نے دورہ کیا۔ کل سفر کا اندازہ قریباً پندرہ ہزار میل کا ہے۔

مسلم سن رائز

امریکہ سے صوفی صاحب کی زیر ادارت ایک سہ ماہی رسالہ سن رائز شائع ہوتا ہے۔ جو ایک طرف غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرتا اور دوسری طرف نومسلموں میں ایمانی حرارت اور حقیقی اسلام کی تربیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ امریکہ میں خدا کے فضل سے اس رسالہ کو ایک مقام حاصل ہے۔ اور بعض حلقوں میں خصوصیت سے پڑھا جاتا ہے۔ بعض آراء ملاحظہ ہوں:۔

رسالہ "ریلیجنز" لنڈن لکھتا ہے۔ "رسالہ مسلم سن رائز کی ادارت بہت اچھی طرح کی جاتی ہے۔ اور اس رسالہ کو اہتمام سے مرتب کیا جاتا ہے۔ سلسلہ اشاعۃ بکس ابراڈ (Books Abroad) کا "اوکلاہوما یونیورسٹی" کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ "رسالہ مسلم سن رائز بہت دلچسپ ہے۔ آپ ایک نہایت مشکل کام کو بہت مستعدی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم آپ کے رسالہ سے وقتاً فوقتاً اقتباسات دیا کرتے ہیں اور آئندہ بھی دیا کریں گے۔"

کولمبیا یونیورسٹی نیویارک کا "ریویو آف ریلیجنز"

کولمبیا یونیورسٹی نیو یارک کا "ریویو آف ریلیجن" ایک خاص سہ ماہی نگ باقاعدگی سے دیا کرتا ہے۔ جس کے ماتحت وہ مختلف اہم مسائل کے خاص مضامین کے اقتباسات درج کرتا ہے۔ عرصہ سے یہ رسالہ اپنی قریبا ہر اشاعت میں "مسلم سن رائز" کے مضامین کے اقتباسات دے رہا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ موخر الذکر ہر دو رسائل یعنی "مکبس ایمبراڈ" اور "ریویو آف ریلیجن" علمی رسائل ہیں اور ان کی اشاعت بھی خاص علمی حلقہ یعنی مصنفین۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں اور لائبریریوں میں ہے۔

اشاعت لٹریچر

مسلم سن رائز کے علاوہ حسب ذیل لٹریچر سال زیر رپورٹ میں شائع کیا گیا:-

(۱) "قبر مسیح" کا پمفلٹ نہایت وسیع حلقہ میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا

(۲) صوفی صاحب نے ایک کتاب "لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)" شائع فرمائی ہے جو نہ صرف امریکن مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بلکہ امریکن کالجوں۔ یونیورسٹیوں اور لائبریریوں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ مختلف پبلشرز نے اُسے اپنی فہرست میں لے لیا ہے۔ اور بعض رسائل نے اُس پر نہایت دلچسپ تبصرے کئے ہیں۔

(۳) آٹھ صفحے کا ایک رسالہ "اسلام میں تحریک احمدیت" کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے جس میں ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جماعت کے عقائد۔ مقاصد اور تاریخ کو مختصر طور پر بیان کیا ہے۔ یہ رسالہ بھی سارے امریکہ میں مختلف حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۴) ایک سرکلر "ان اسلامی امور پر مشتمل جو روزمرہ ایک مسلمان کو پیش آتے ہیں" شائع کیا گیا ہے۔ جو امریکی لوگوں کے لئے اسلام سے دلچسپی کا باعث ہوا ہے

(۵) ایک پمفلٹ "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا آزادی دہندہ" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ پمفلٹ حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک لیکچر سے تیار کیا گیا ہے۔ امریکہ میں یہ پمفلٹ ایک بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

امریکہ کے تیار کردہ لٹریچر کے علاوہ ہندوستان سے آمدہ لٹریچر مثلاً قرآن کریم کا تفسیری پارہ اول حقیقی اسلام۔ قرآن کریم کے کچھ اقتباسات اور اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ بھی تقسیم ہوتے رہے ہیں۔ لیکن لڑائی کی وجہ سے کافی مقدار میں ہندوستان سے لٹریچر پہنچ نہیں سکا۔ رسالہ سن رائز جماعت ہائے امریکہ میں بہت ذوق و شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اور جماعتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کے لئے ایمان و اخلاص سے منتظر رہتی ہیں۔

تبلیغی ملاقاتیں

صوفی صاحب موصوف ان فرائض کے علاوہ ملاقاتوں کے ذریعہ سے بھی تبلیغ اسلام کے پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ مختلف شہروں۔ ریلوے اسٹیشنوں اور ٹرینوں میں وکلاء، تجار، پروفیسرز۔ طلبہ، پادریوں اور اخباری نمائندوں سے گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر زویمر جو عیسائی دنیا میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اپنے داماد کے ساتھ جو چین میں مشنری ہیں۔ ملنے کے لئے آئے ڈاکٹر بوزنتھن پروفیسر بیلائٹ کالج اپنے سارے طلبہ کو ساتھ لیکر آئے۔ اور اسلام کے متعلق مختلف سوالات دریافت کئے

نومبایعین

سال زیر رپورٹ میں بفضل اللہ تعالیٰ تئیس اشخاص حلقہ بگوش احمدیت ہوئے فالحمد للہ علی ذالک

احباب جماعت سے جناب صوفی صاحب خاص طور پر درخواست دعا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب دلی دعا ان کی کامیابی اور بخیریت دیار اسلام واپسی کیلئے دعا فرمائیں گے

صحیح اندازہ۔ راجہ محمد مقبول الٰہی صاحب (۵) قوت ذائقہ۔ بشیر احمد خاں صاحب (۶) تنو گز کی دوڑ۔ میر نور احمد صاحب ٹالپور (۷) نظر کا معائنہ دور سے۔ رنگوں کی شناخت (۱) شیخ لطف الرحمٰن صاحب (۱۱) راجہ محمد مقبول الٰہی صاحب (۱۱۱) سعید احمد خاں صاحب (تینوں نے پورے نمبر حاصل کئے) (۸) گھی کی شناخت (چار قسم کے گھی مہیا کئے گئے تھے) (۱) میر نور احمد صاحب (۱۱) ملک سعادت احمد صاحب (۱۱۱) میر نذیر احمد صاحب (تینوں نے پورے نمبر حاصل کئے) (۹) ریلے ریس۔ حلقہ کیپٹی کی ٹیم اول رہی۔

یہ اجتماع اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا مگر بفضل خدا بہت کامیاب رہا۔ اطفال الاحمدیہ اور انصار کے چند اراکین بھی شامل تھے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ

چندہ منارۃ المسیح ہال

احباب پر بذریعہ اخبار الفضل یہ امر بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ حضور نے اس چندہ کو دو لاکھ سے پچیس لاکھ تک بڑھا دیا ہے۔ اور ادائیگی کے واسطے بھی احباب کی سہولت کے لئے پانچ سال تک کی مدت مقرر فرما دی ہے لیکن چونکہ ہر انسان کے حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور زندگی کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے یہ مبارک تحریک جس جوش اور اخلاص کے ماتحت شروع ہوئی۔ اُسی وثوق اور ولولہ کے ساتھ اس کی تکمیل بھی جلدی ہو جانی چاہیئے۔ اور خواہ مخواہ اس کی تکمیل کو کسی اور وقت پر ملتوی نہیں کیا جانا چاہیئے۔ لہٰذا مخلصین جماعت مستعدی کے ساتھ اُٹھیں۔ اور جلد سے جلد اور بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کر کے ۲۵ لاکھ کی میزان پوری کر دیں۔ جس میں سے اس وقت تک قریبا دسویں حصہ تک کے وعدے موصول ہوئے ہیں۔ اور پھر فاستبقوا الخیرات پر عمل کر کے۔ ان وعدوں کو جلدی ادا کرنے کی بھی کوشش کریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ کسی سستی اور غفلت کی وجہ سے وہ اس عظیم الشان تحریک میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم رہ جائیں + ناظر بیت المال

مجلس خدام الاحمدیہ شملہ کا خاص اجتماع

خدام الاحمدیہ شملہ نے قرار دیا کہ ایک اجلاس شہر سے باہر کھلے مقام پر منعقد کیا جائے۔ جس میں ورزشی پروگرام بھی ہو۔ چنانچہ ۲۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھ بروز اتوار شہر سے باہر چار میل کے فاصلے پر اجتماع ہوا۔ تمام خدام حسب پروگرام گیارہ بجے مقام مقررہ پر پہنچ گئے۔ اور تقریباً بارہ بجے تلاوت قرآن کریم اور عہد نامہ دہرانے کے بعد کارروائی شروع ہوئی۔ اجتماعی پی۔ ٹی کے بعد گولہ پھینکنے اور غلیل سے نشانہ لگانے کا مقابلہ جاری رہا۔ پھر خدام نے مل کر کھانا کھایا اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد علمی پروگرام کے ماتحت چند اہم امور پر بحث کی گئی۔ راجہ محمد مقبول الٰہی صاحب نے "قوموں کی اصلاح" کے موضوع پر مختصر مگر مدلل تقریر کی۔ مرزا خورشید بیگ صاحب نے خدام کو نہایت مفید اور کارآمد نصائح فرمائیں۔ خاکسار نے بعض ضروری باتوں کی طرف سائقین اور خدام کو توجہ دلائی۔ پھر جسمانی اور ورزشی مقابلے شروع ہوئے۔ مختلف مقابلوں میں اول رہنے والے خدام کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) گولہ پھینکنا۔ میر نذیر احمد صاحب (۲) نشانہ غلیل ملک سعادت احمد صاحب (۳) قوت شامعہ منشی محمد یحییٰ خاں صاحب (انصار) (۴) فاصلہ کا

دیہاتی مبلغین کی کلاس جاری ہوگئی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست بعض حالات کی وجہ سے ابھی تک نہیں پہنچ سکے۔ ان کو چاہیئے بہت جلد تشریف لے آئیں۔ اور اگر اور دوست بھی ان کے ہمراہ آنا چاہیں تو ان کے لئے بھی گنجائش ہے۔ تاکہ جلدی پہنچنے پر پڑھائی میں شامل ہو سکیں فی الحال ۴۶ اصحاب کا انتخاب اس ضرورت کے لئے کیا جا چکا ہے۔ اور ابھی مزید گنجائش ہے۔ سلسلہ کی خدمت کے اس موقعہ سے ان واقفین زندگی کو جو کم از کم مڈل پاس ہوں ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ورنہ پھر اس کے لئے کئی سالوں تک انتظار کرنا ہوگا۔ انچارج تحریک جدید قادیان

تفسیر کبیر کے خریداروں کیلئے اطلاع

تفسیر کبیر جلد ششم اور سورہ کہف کی خریداری کیلئے دوستوں کے خطوط کثرت سے آرہے ہیں۔ اور اکثر دوست پیشگی قیمت بھیج رہے ہیں۔ لیکن بعض دوست صرف یہ لکھ رہے ہیں کہ ان کے لئے کتاب ریزرو کر دی جائے موخر الذکر دوست یہ نوٹ فرما لیں کہ اگر پیشگی قیمت دینے والے احباب کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو پھر ایسے دوستوں کو پیشگی نہ دینے والوں پر ترجیح دی جائے گی۔ نیز رقم بھیجتے وقت دفتر محاسب کو بمد تفسیر کبیر رقم ارسال فرمائیں۔ اور

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت لالہ اقبال کرشن بترا صاحب
پی سی ایس ایڈیشنل سب جج درجہ اول
سیالکوٹ

دعویٰ دیوانی نمبر ۱۶۲
رمضان بیگ ولد راجہ مغل سکنہ بجیر
بنام میر باز وغیرہ
دعویٰ:۔ استقرار حق

بنام

(۱) میر باز ولد جیون بیگ (۲) غلام نبی ولد میر باز قوم مغل ساکنان گگڑ تحصیل سیالکوٹ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان میر باز و غلام نبی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام میر باز و غلام نبی مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ **۲۶ جون ۱۹۴۵ء** کو بمقام سیالکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہونگے ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی ۱۹۴۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت

دستخط
حاکم بحروف انگریزی

این۔ ڈبلیو۔ آر
سروس کمیشن لاہور

این ڈبلیو آر کے انسپکٹرز آف سٹیشن اکاؤنٹس کی آسامیوں کے لئے پہلے ۳۱ مئی ۱۹۴۵ء تک درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اب مزید سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ ان آسامیوں کے لئے درخواستیں بھیجنے کی تاریخ میں ۳۰ جون ۱۹۴۵ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ امیدواروں کی آگاہی کے لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ تین عارضی آسامیاں خالی ہیں جن میں سے دو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔

تنخواہ:۔ ستّر روپے ماہوار دوران ٹریننگ اور محکمانہ امتحان پاس کر لینے اور اس عہدہ کی پوری ذمہ داری سپرد کئے جانے کے بعد بالمقطع ۱۳۰/ ماہوار۔ اس کے علاوہ گرانی کا الاؤنس نیز دوسرے الاؤنس جو جائز ہوں گے قواعد مل سکتے ہیں ملیں گے۔ نیز رعایتی زرخود پرداختنی فنڈ کا بھی حق ہوگا۔

قابلیت:۔ امیدوار بی اے آنرز یا ایم اے یا ایم ایس سی ہونا چاہیئے۔

عمر:۔ سترہ اور تیس سال کے درمیان اور سابق فوجیوں کی صورت میں چالیس سال ہونی چاہیئے

تفاصیل کیلئے

ایک ایسے لفافہ کے ساتھ جس پر ایڈریس لکھا اور ٹکٹ چسپاں ہو سکرٹری کو لکھیئے۔

۵۰ ہزار روپے جیتنے والے صاحب کا بیان
"میں نہایت خوش ہوں"

اُن بہت سے لوگوں میں جنہوں نے جنوری ۱۹۴۵ء والی انعامی بونڈوں کی قرعہ اندازی میں انعام پایا ایک مسٹر بی ایل متر کے صاحبزادے مسٹر پی متر بھی ہیں۔ نتیجہ شائع ہونے پر یہ دیکھ کر ان کی حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے نام ۵۰ ہزار روپے کا ایک اول انعام نکل آیا تھا۔

مسٹر متر نے انعامی بونڈ یہ سوچ کر خریدا تھا کہ ان کی رقم تو محفوظ رہے گی ممکن ہے اتنے انعاموں میں سے کوئی انعام بھی مل جائے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا "ظاہر ہے مجھے یقین تو نہیں ہو سکتا تھا کہ انعام نکل ہی آئیگا۔ مگر اب خوش قسمتی سے مل گیا ہے تو بیشک میں نہایت خوش ہوں"

مسٹر متر ایک مستقل مزاج اور سمجھدار آدمی ہیں۔ لہذا انہوں نے یہ بڑی رقم جیتنے پر دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اپنی زندگی میں یکایک کوئی تبدیلی نہیں پیدا ہونے دی۔ وہ کہتے ہیں "ہو سکتا ہے کہ یہ ۵۰ ہزار روپے آئندہ کسی واقعی عمدہ اور معقول کام میں صرف ہو سکیں"

انعامی بونڈ دو قسم کے ہیں۔ یعنی ۱۰۰ روپے اور ۱۰ روپے والے۔ سَو سَو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام ۵۰ ہزار روپے دو دوسرے درجے کے انعام بیس بیس ہزار روپے کے اور دو تیسرے درجے کے انعام پانچ پانچ ہزار روپے کے۔ دس دس روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں پہلا انعام ۲۵۰۰ روپے۔ دو دوسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۱۲۵۰ روپے کا ہے، پانچ تیسرے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۵۰۰ روپے کا ہے اور دس چوتھے درجے کے انعام جن میں سے ہر ایک ۲۵۰ روپے کا ہے۔ انعامات جنوری ۱۹۴۹ء تک ہر سال میں دو بار بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوں گے۔ اور ۱۹۴۹ء میں اصل رقم واپس مل جائے گی۔ ہر بونڈ پر انعام جیتنے کے ابھی آٹھ موقعے اور ملیں گے۔ ایک ہی بونڈ پر کئی بار انعام مل سکتا ہے۔ جیتی ہوئی رقم پر انکم ٹیکس، سُپر ٹیکس، ایکسیس پرافٹ ٹیکس اور کارپوریشن ٹیکس وغیرہ نہیں لگتا۔

پچھلی قرعہ اندازی میں ... لاکھ روپے کے انعام تقسیم ہوئے

انعامی بونڈ خریدیئے

آئندہ قرعہ اندازی جولائی ۱۹۴۵ء میں ہوگی

آپ انعامی بونڈ ریزرو بینک آف انڈیا یا امپیریل بینک کی شاخوں یا کسی سرکاری خزانے سے خرید سکتے ہیں۔
جتنے بونڈ چاہیں خریدیں کوئی حد مقرر نہیں۔

AAA 212.

روپ سنوار

چہرے کی چھائیاں کیل اور بدنما داغ چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ رنگ گورا اور چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ داد چنبل اور پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ۲/-/-
علاوہ محصول ڈاک

حمیدیہ فارمیسی قادیان

حبّ مرواریدی

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت یکصد گولیاں دس روپے
علاوہ محصول ڈاک

دواخانہ خدمت خلق قادیان

احمدی سوداگران جفت کو ضروری اطلاع

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ شوز لیڈیز و جنٹس و نیز بچوں کے جوتے کنٹرول ریٹ پر تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین احمدی کولمبو شو فیکٹری ۸ اچھونت بلڈنگ آگرہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳ر جون۔ مشرق وسطیٰ کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر کے کہنے پر فرانسیسی کمانڈر انچیف نے شام ولبنان میں اپنی فوجوں کو گولہ باری بند کرنے اور اپنی اپنی بارکوں میں واپس چلے جانے کا حکم دے دیا ہے۔ دمشق میں ۳۰ر مئی کی صبح تک لڑائی میں ۵ سو اشخاص ہلاک وزخمی ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ صدر ٹرومین نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ تین اتحادی لیڈروں کی میٹنگ بہت جلد منعقد ہو گی۔

جیسور ۳ر جون۔ صدر سب ڈویژن کے مختلف دیہات کے بہت سے لوگ جن میں بیشتر نیم برہنہ تھے۔ مارچ کرتے ہوئے ایس۔ ڈی۔ او کے دفتر پہنچے۔ جہاں انہوں نے کپڑے کا مطالبہ کیا۔

چنگنگ ۳ر جون۔ چین کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے ان اطلاعات کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ برطانیہ نے قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ ہانگ کانگ کو چین کے حوالہ نہ کرے گا۔

امرتسر ۳ر جون۔ مقامی پولیس نے مولوی اسمٰعیل صاحب غزنوی صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کو کاٹن کلاتھ کنٹرول آرڈر کے ماتحت لائسنس حاصل کئے بغیر کپڑا فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ اور انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

لنڈن ۳ر جون۔ مغربی یوکرین میں سوویٹ یونین اور کمیونزم کا پراپیگنڈا زور شور سے شروع ہو گیا ہے۔ ۳۸ ہزار کمیونسٹ پراپیگنڈسٹ مغربی یوکرین کے گاؤں گاؤں کا دورہ کر رہے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کے ۲۲۵ سکول کھل گئے ہیں۔ ... عورتوں اور مردوں کو دیہات میں کام کی ہدایت دی جا رہی ہے۔ ۱۳ ہزار اہل مشرقی یوکرین سے مغربی یوکرین میں منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

چنگنگ ۳ر جون۔ چین میں فوجی صورت حالات بہت پر امید ہو گئی ہے۔ چین میں جنگ ڈیفنسو کی بجائے آفنسو شکل اختیار کر چکی ہے۔ چین کے امریکی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے۔ کہ عنقریب چین میں نہایت خوفناک جنگ لڑی جانے والی ہے۔

ماسکو ۳ر جون۔ شام اور لبنان میں فرانسیسی فوجوں نے جو سختی شروع کر رکھی ہے۔ اس میں مداخلت کرنے کے لئے دونوں ممالک کی

گورنمنٹوں نے مارشل سٹالن سے درخواست کی ہے۔ ایک تار صدر امریکہ کو بھی دیا ہے۔

لاہور ۳ر جون۔ ضابطہ فوجداری یا ۱۸۹۸ء کے ایکٹ کی دفعہ ۴۲۶ میں گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ایک نہایت اہم ترمیم کی ہے اس سے پیشتر یہ قانونی پریکٹس تھی۔ کہ اگر کوئی مجسٹریٹ کسی ملزم کو کسی فوجداری مقدمہ میں سزا سے قید دیتا۔ تو وہ اس وقت اسکی ضمانت نہیں لے سکتا تھا۔ بلکہ ضمانت کا اختیار صرف عدالت اپیل کو حاصل تھا۔ اس ایکٹ کی دفعہ ۴۲۶ میں گورنر جنرل نے یہ ترمیم کر دی ہے۔ کہ سزا پانے کے بعد اگر مجرم سزا دہندہ مجسٹریٹ کو یقین دلا دے۔ کہ وہ اپنی سزایابی کے خلاف عدالت اپیل میں اپیل دائر کریگا۔ تو اس مجسٹریٹ کا فرض ہو گا۔ کہ وہ اس شخص کی ضمانت منظور کرے۔ اور اسے اتنا موقعہ مہیا کرے۔ کہ وہ اپیل کر سکے۔ تا فیصلہ اپیل حکم سزا معطل رہے گا۔

لنڈن ۳ر جون۔ فن لینڈ نے روس کو ساڑھے سات کروڑ پونڈ بطور تاوان جنگ جنس کی صورت میں دینا منظور کیا ہے۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ وزیر جنگ نے پہلی بار انکشاف کیا۔ کہ امریکہ پر جاپان کی طرف سے غباروں کے ذریعہ جو بم پھینکے جا رہے ہیں۔ ان سے آج تک شہریوں کا نقصان یہ ہوا۔ کہ ایک عورت اور ۵ بچے جو مغربی ریاستوں میں ایک جگہ پکنک کر رہے تھے۔ ہلاک ہو گئے۔ اور کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ نائب وزیر خارجہ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ جاپان پر اس وقت اڑن قلعوں سے جو حملے کئے جا رہے ہیں۔

حقائق ومعارف سے پُر کلماتِ طیّبات

ہر جماعت کے ہر خطیب صاحب سے درخواست ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کو لفظ بلفظ پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر اچھی طرح سے خطبہ کی روح اور غرض وغایت بتائیں۔ تا مجاہدین تحریک جدید اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں جلد سے جلد لبیک کہیں تاکہ سننے اور سمجھانے والوں کو بھی ثواب حاصل ہو۔

ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جنہوں نے دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی میں وعدہ پورا کرنے کے لئے لکھا تھا۔ مگر اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آج کے اس ارشاد کو بار بار پڑھیں۔ اور ایسی کوشش کریں۔ کہ ان کی رقم جلد سے جلد ادا ہو جائے۔ اور وہ احباب جن کا وعدہ ہے۔ کہ جون۔ جولائی۔ اگست یا ستمبر میں دیں گے۔ اور انہوں نے احتیاط کرتے ہوئے "دورانِ سال" یا آخر سال لکھا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جلد تر ادا کریں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کی تعمیل میں جو جماعتیں ۳۰ر جون تک اپنی رقوم مرکز میں پہنچا دیں گی۔ ان کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے حضور کے ارشاد کو سنکر اس پر فوری لبیک کہا۔

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد۔ وہ تمام احباب جو فوج میں ہیں۔ اور وہ جو زمیندار ہیں۔ اور جن کی فصل جون جولائی میں نکل آتی ہے۔ ایسے ہر مجاہد کو جس نے تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے لئے سال اول میں ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ پیش حضور کیا ہے۔ یا ترجمۃ القرآن کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ انہیں حضور کا یہ خطبہ پڑھ یا سنکر پہلی کوشش یہ کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ر جون تک مرکز میں آ جائے۔ کیونکہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید حضور کی خدمت میں اس ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی پہلی فہرست ۳۰ر جون کو حضور کے پیش کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس میں آپ کا نام آ جانا ضروری ہے۔ دوسری فہرست اس ارشاد کی تعمیل کرنے والوں کی ۳۱ر جولائی کو حضور کے پیش ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

وہ وسعت اور شدت میں ان حملوں کے برابر ہیں۔ جو جرمنی پر ہوتے رہے ہیں لیکن جہاں تک بموں کے وزن کا تعلق ہے۔ جاپان پر جرمنی کے مقابلہ میں بہت زیادہ وزنی بم گرائے جائینگے۔

سان فرانسسکو ۳ر جون۔ ٹوکیو ریڈیو کے ایک براڈکاسٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپان اوکی ناوا کی مہم میں جو راکٹ بم استعمال کر رہا ہے۔ ان کو چلانے کے لئے نئے جانباز دستے بنائے گئے ہیں۔

لنڈن ۳ر جون۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے شام میں لڑائی بند کرنے کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اقدام کشیدگی کو ختم کرنے اور برطانوی گورنمنٹ کو مطمئن کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ شام کی لڑائی میں ایک درجن فرانسیسی ہلاک ہوئے۔ بدھوار کی رات کو شامیوں پر جبکہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ ایک فرانسیسی جہاز نے تین بم پھینکے۔ یوروشلم میں ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں تین ہزار اشخاص شامل ہوئے۔ اس میں شام اور لبنان کی پالیسی کی مذمت کی گئی۔ اور آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔

گوجرہ منڈی ۳ر جون۔ گندم ۸/۸/۱ روپے فارم ۵۹ ع ۸/۹/۱ روپے۔ چنے ۷/۱/۱۴ روپے۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ اوکی ناوا کے جزیرہ میں شوری کے قلعہ بند شہر پر قبضہ کرنے کے بعد امریکن دستے جنوب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس جزیرہ میں لڑائی کی حالت ایسی ہے۔ کہ ہم کوئی امید نہیں باندھ سکتے۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ فلپائن میں امریکہ کی فوجیں جنوبی منڈاناؤ کی ایک اور جگہ پر اتر گئی ہیں۔

لنڈن ۳ر جون۔ برلن میں جنرل آئزن ہاور جنرل منٹگمری اور مارشل زوکوف میں آج پہلی ملاقات ہو گی۔ فرانس کا نمائندہ بھی شریک ہو گا۔

دمشق ۳ر جون۔ دمشق میں انگریزی سپاہیوں کے پہنچ جانے کے بعد اس وقت تک ایک بھی گولی نہیں چلائی گئی۔ ڈیگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ فرانس اتحادی ملکوں کے ساتھ مل کر شام اور لبنان کے معاملات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔

واشنگٹن ۳ر جون۔ اوساکا پر جو حملہ کیا گیا۔ اور جس میں چار سو بمباروں نے حصہ لیا۔ اس میں دس ص امریکن جہاز کام آئے۔ جاپانی جہازوں نے کوئی سرگرمی نہ دکھائی۔ البتہ جاپانی ہوا مار توپوں نے کثرت سے گولے پھینکے۔ اس حملہ سے اوساکا کا درمیانی حصہ جل کر راکھ ہو گیا